جنت کی نعمتوں سے متعلق ۱۱ گیارہ احادیث مبارکہ اور ان کی نفیس شرح

جنت کا جمعہ بازار



مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

مکتبہ فیضان علمیہ

جنت کی نعمتوں سے متعلق گیارہ اَحادیث مبارکہ اور ان کی نفیس شرح

بنام

جنت کا جمعہ بازار

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

ناشر

مکتبہ فیضان علمیہ باب المدینہ کراچی

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

''**جنت کا جمعہ بازار**'' واقعی! یہ مختصر سا جملہ جو بھی پڑھتا ہے، چند لمحوں کے لیے اس کا ذہن اس جملے پر غور کرنے کے لیے رُک جاتا ہے، خصوصاً لفظ ''**جمعہ بازار**'' پر۔ یہ ایک فطری عمل ہے، کیونکہ انسان کا دماغ لکھے ہوئے یا پڑھے ہوئے ان تمام الفاظوں کو فی الفور قبول کرلیتا ہے جن کو سننے کی اس کی عادت ہوتی ہے، یا جن الفاظوں کا ایک ساتھ جمع ہونا وہ قبول کرتا ہے، مثلاً ''**دنیا کی سب سے بڑی کتاب**'' یہ جملہ بھی اپنے الفاظ کے تناظر میں بہت معنی خیز ہے مگر اسے پڑھ کر کسی کا ذہن اس پر غور کرنے کے لیے فی الفور نہیں رُکے گا کیونکہ اس جملے میں ذکر کردہ تمام الفاظ وہی ہیں جن سے انسان کا واسطہ عموماً رہتا ہے۔ ''**دودھڑ والا انسان**'' یہ جملہ بھی اپنے الفاظ کے تناظر میں بہت معنی خیز ہے مگر اس جملے کے الفاظ پڑھ کر بھی انسان اتنا غور نہیں کرتا کیونکہ اس جملے کے الفاظ بھی کوئی غیر مانوس نہیں۔ پھر ''**جنت کا جمعہ بازار**'' اس جملے کو پڑھنے والے کا دماغ فی الفور کیوں رک جاتا ہے؟ غالباً اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ مرکب دو ایسے الفاظوں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک (یعنی ''**جمعہ بازار**'') کا تعلق دنیا کے ساتھ ہے اور دوسرے (یعنی ''**جنت**'') کا تعلق آخرت کے ساتھ۔ نیز ان میں سے ''**جمعہ بازار**'' ایک معروف جگہ ہے اور دنیا میں کئی بار اس کا مشاہدہ کیا جاچکا ہے جبکہ دوسرا لفظ ''**جنت**'' اگرچہ معروف ہے مگر اس کا مشاہدہ کبھی نہیں کیا گیا فقط سنا ہی ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ''جنت'' کا مشاہدہ آخرت میں کریں گے۔

ایک روز آرٹیکلز کی ایک مشہور ویب سائٹ کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ اچانک **''جنت کا جمعہ بازار''** نامی ایک مختصر سا مضمون سامنے آ گیا۔ کچھ لمحوں کے لیے میرا ذہن بھی اس پر غور کرنے کے لیے رُک گیا، لیکن فوراً ہی یہ خیال آیا کہ کیوں نہ اس آرٹیکل کو مکمل پڑھ لیا جائے۔ مکمل پڑھ لینے بعد یہ بات سامنے آئی کہ اس آرٹیکل میں اس کے مضمون کے مطابق چند احادیث دی گئی تھیں البتہ ان کی کوئی شرح وغیرہ بیان نہیں کی گئی تھی۔ واضح رہے کہ جس طرح تھیوری بغیر پریکٹیکل کے اُدھوری ہے اس طرح احادیث کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جسے اُس کی شرح کے بغیر پڑھا جائے تو اُس سے کماحقہ فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا یہ ذہن بنا کہ آرٹیکل میں دی گئی تمام احادیث کی شرح بھی دیکھ لی جائے۔

چنانچہ مفسر شہیر، محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مشہور زمانہ شرح **''مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح''** میں ان احادیث مبارکہ کی شرح دیکھی۔ سُبْحٰنَ اللہ یہ مفتی صاحب ہی کا خاصہ ہے کہ بسا اوقات احادیث کی ایسی شرح فرماتے ہیں کہ شرح کا مکمل حق ہی ادا کر دیتے ہیں۔ مذکورہ احادیث کی بھی ایسی نفیس شرح فرمائی کہ دل باغ باغ ہوگیا۔ شرح پڑھ کر یہ ذہن بنا کہ کیوں نہ ان احادیث کو شرح کے ساتھ لکھ کر عوام وخواص کے استفادہ کے لیے پیش کر دیا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کام کو شروع کیا، چند دنوں میں ہی اس کی تکمیل ہوگئی اور اب یہ آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس رسالے پر کام کرنے کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت پیش خدمت ہے:

۞......شرح کا مطالعہ کرتے ہوئے جنت کی نعمتوں سے متعلقہ چند اور احادیث بھی سامنے آئیں جنہیں میں نے اس رسالے میں شامل کر دیا ہے۔

۞......تمام احادیث کی شرح کا اصل ماخذ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی شرح ''مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح'' ہے، البتہ اہل علم حضرات کے استفادہ کے لیے میں نے کئی مقامات پر عربی شروحات کے حوالہ جات بھی ذکر کر دیے ہیں۔

۞......حدیث پاک کے مختلف اجزاء کی شرح میں لفظ بہ لفظ ترجمے یا عبارت سے احتراز کرتے ہوئے مفتی صاحب کی شرح یا عربی شروحات کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

۞......محققین، مخرجین و دیگر اہل تحقیق حضرات کے لیے حوالہ لکھتے ہوئے کتاب، باب، جلد، صفحہ اور حدیث نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔

۞......جلد اور صفحہ نمبر میں تبدیلی ممکن ہے، البتہ کتاب، باب وغیرہ کی مدد سے اصل کتاب کے مطلوبہ مقام تک پہنچا جا سکتا ہے۔

یقیناً اس مختصر سے رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اہل بیت عظام، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں کا نتیجہ ہیں اور جو بھی خامیاں ہوں اس میں میری کوتاہ فہمی کو دخل ہے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب میں ذکر کردہ جنت کی تمام نعمتوں سے ہمیں بھی فیض یاب فرما، ہمارے گناہوں سے درگزر فرما، ہماری بے حساب مغفرت فرما، کل بروزِ قیامت **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرما، جنت الفردوس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

۹ شعبان المعظم ۱۴۳۵ ہجری۔03122711788

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

(1)... جنت کا جمعہ بازار

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آئیں گے۔ وہاں ایک شمالی ہوا چلے گی جو اُن کے چہروں اور کپڑوں کو بھر دے گی جس سے اُن جنتیوں کا حسن و جمال اور زیادہ ہو جائے گا۔ پھر جب یہ جنتی لوگ اپنے اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو اُن کے حسن و جمال بھی بڑھ چکے ہوں گے۔ جنتیوں سے ان کے گھر والے تعجب کرتے ہوئے کہیں گے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم تو ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے۔'' اور یہ جنتی لوگ اپنے گھر والوں سے کہیں گے: ''رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم لوگ بھی ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے۔ (1)

حدیث پاک کی شرح

جنت میں بازار کیسا؟

جنت میں اس ''بازار'' کی وجہ تسمیہ شارحین نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جس طرح بازار میں ایک ساتھ بہت سے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح جنت میں بھی چونکہ جنتی وہاں اکھٹے جمع ہوں گے اس لیے اسے ''بازار'' فرمایا گیا ہے۔ (2)

---

1 ......مسلم، کتاب القیامة، باب صفة الجنة...الخ، ج ۱، ص ۵۲۳، حدیث: ۱۲۲۶۔

2 ......شرح النووی علی مسلم، ج ۱۷، ص ۱۷۰۔

کیا جنتی بازار میں خرید وفروخت ہوگی؟

یہ جنتی بازار دنیا کے بازاروں سے بہت مختلف ہے، جس طرح دنیا کے بازاروں میں خرید وفروخت ہوتی ہے جنتی بازار میں خرید وفروخت نہ ہوگی، بلکہ یہ جنتی بازار دراصل جنتیوں کی آپس کی ملاقات کا بازار ہے۔ چونکہ یہاں سارے جنتی جمع ہوا کریں گے اس لیے جنتی یہاں حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کریں گے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دیدار کریں گے۔ اور اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو وہاں سنی صحیح العقیدہ مسلمان سیدنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، سیدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، سیدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اسی طرح دیگر بزرگوں کا بھی دیدار کریں گے۔ اس مقام پر جنتیوں کو سب سے عظیم شرف حاصل ہوگا وہ یہ ہوگا کہ جنتی اس جگہ اپنے رب کریم عَزَّوَجَلَّ کا بھی دیدار کریں گے۔ (1)

کیا جنت میں بھی دن ہوں گے؟

جنت میں جمعہ سے مراد پورا ہفتہ ہے اور اسی سے ہفتہ بھر کی مقدار مراد ہے کہ جنت میں نہ دن ہے نہ رات ہے نہ ہفتہ نہ مہینہ وغیرہ۔ (2)

جنت میں علمائے کرام کی شان:

شارحین کرام نے یہاں اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ جنت کے بعض وقت دوسرے وقتوں سے افضل ہوں گے جسے علماء دین ہی پہچانیں گے۔ اس افضل وقت کا

---

1 ...... فیض القدیر، ج ۲، ص ۵۹۳، تحت الحدیث: ۲۳۲۰ ماخوذا۔

2 ...... الدیباج علی مسلم، ج ۶، ص ۱۸۰، شرح النووی علی مسلم، ج ۱۷، ص ۱۷۰۔

نام جمعہ ہوگا۔جنتی لوگ علماء کرام سے وہ وقت معلوم کرکے اس بازار میں جایا کریں گے۔وہاں ان سے رب تعالیٰ فرمائے گا جو چاہو مانگو یہ لوگ علماء سے پوچھ کر مانگیں گے۔ اس سے علمائے کرام کی شان معلوم ہوئی کہ جنت میں بھی جنتیوں کو علمائے کرام کی ضرورت ہوگی۔گویا جنت میں یہ جمعہ کا دن رب کی نعمتوں کی زیادتی کا دن ہوگا جیسے دنیا میں جمعہ ثواب کی زیادتی اور عطا کا دن ہے کہ اس میں ایک نیکی کا ثواب ستر گنا دیا جاتا ہے۔(1)

کیا جنت میں شمال،جنوب سمتیں ہوں گی؟

دنیا میں جس ہوا کو شمالی ہوا کہتے ہیں وہ بارش لاتی ہے۔لیکن جنت میں جو ہوا چلے گی وہ خوشبو عطر وغیرہ ان کے جسموں سے بھر دے گی۔خیال رہے کہ جب ہم مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں تو دائیں ہاتھ کی طرف شمال ہوتا ہے۔جنت میں چونکہ مشرق و مغرب نہ ہوگا لہٰذا شمال و جنوب بھی نہ ہوگا۔لیکن اہل عرب بلکہ تمام دنیا والے شمالی ہوا کو بہت مبارک سمجھتے ہیں اور اسے مون سون کہتے ہیں،یہ بارش لاتی ہے اس لیے اسے شمالی ہوا فرمایا۔(2)

جنتی بازار میں صرف مرد جائیں گے:

یہ جنتی جب اس بازار سے اپنے گھر واپس ہوں گے تو اُن کا حسن و جمال ان کی مہک خوشبو وغیرہ اور بھی زیادہ ہوچکی ہوگی جس پر جنتیوں کے گھر والے یہ کہیں گے:"اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!تم تو ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے۔"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بازار میں صرف مرد جایا کریں گے،عورتیں اپنے گھروں میں رہا کریں گی تاکہ

---

1 ......مرقاۃ المفاتیح،باب صفۃ الجنۃ واھلھا،ج ۱۰،ص ۲۲۴۔

2 ......مرقاۃ،باب صفۃ الجنۃ واھلھا،ج ۱۰،ص ۲۲۴،شرح النووی علی مسلم،ج ۱۷،ص ۱۷۰۔

عورتوں مردوں کا اختلاط (یعنی ایک ساتھ ملنا) نہ ہو۔ پردہ وہاں بھی ہوگا مگر جنتی عورتوں کو ان کے جنتی گھروں میں ہی سب کچھ دے دیا جایا کرے گا جو مردوں کو بازار میں بلا کر دیا جائے گا۔(1)

جنتی جمعہ بازار کی شمالی ہوا:

جنتی تو جمعہ بازار میں گئے جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا، لیکن جب وہ اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ان کے گھر والوں کا بھی حسن و جمال زیادہ ہو چکا ہوگا اور اسی پر جنتی تعجب کریں گے۔ اس کے تحت شارحین کرام نے تین اقوال بیان فرمائے ہیں: **پہلا قول:** یہ ہے کہ جمعہ بازار میں جو شمالی ہوا چلے گی وہی ہوا ان جنتیوں کے گھر والوں کو بھی پہنچ جایا کرے گی۔ **دوسرا قول:** یہ ہے جنتی جب اپنے گھر والوں کے پاس جائیں گے تو ان جنتیوں کے قرب سے ان کے گھر والوں کو بھی وہی حسن و جمال مل جائے گا۔ کیونکہ جس کا ہاتھ عطر سے مہک رہا ہو وہ جس سے مصافحہ کرلے اسے بھی مہکا دیتا ہے۔ **تیسرا قول:** یہ ہے کہ جنتیوں کو اپنا حسن اپنے گھر والوں میں نظر آئے گا، اپنی خوشبو اُن سے بھی محسوس ہوگی۔(2)



(2)... جنت کے بازار میں ملاقات

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۳۔

2 ......مرقاۃ، باب صفۃ الجنۃ واھلھا، ج ۱۰، ص ۲۲۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۳۔

سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں ملائے۔'' حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: ''کیا جنت میں بھی بازار ہے؟'' فرمایا کہ جی ہاں! مجھے سرکار روالاتبار، رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیبوں پر خبردار، حضور احمد مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اپنے اعمال کے مطابق داخل ہوں گے۔ پھر انہیں دنیا کے دنوں کے حساب سے ایک ہفتہ میں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے پیارے رب کریم عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے اور عرش الٰہی ان پر ہوگا۔

رب عَزَّوَجَلَّ ان پر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا۔ان کے لیے نور، موتیوں، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے۔ان جنتیوں میں سے ادنی حالانکہ ان میں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا جنتی بھی مشک وکافور کے ٹیلے پر ہوں گے۔وہ یہ تصور بھی نہ کریں گے کہ کرسیوں والے ان سے اعلی جگہ میں ہیں۔''

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ''**یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھیں گے؟'' فرمایا: ''ہاں! کیا تم سورج اور چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: ''نہیں۔'' فرمایا: ''ایسے ہی تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے دیکھنے میں بھی کوئی شک نہ کرو گے۔ اس مجلس میں موجود ہر ایک کے سامنے رب عَزَّوَجَلَّ بے حجاب موجود ہوگا۔ یہاں تک کہ ان جنتیوں میں سے ایک جنتی شخص دوسرے سے کہے گا: اے فلاں کے بیٹے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا۔یعنی اسے اس کی بعض دنیاوی بدعہدیاں یاد دلائے گا۔

وہ بندہ عرض کرے گا: الٰہی کیا تو مجھے بخش نہ دے گا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ہاں تو میری وسعت رحمت کی وجہ سے اپنے اس درجے میں پہنچا ہے۔ پھر وہ تمام جنتی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا۔ جو ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو کبھی کسی چیز میں نہ پائی ہوگی۔ پھر ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا کہ: اس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہوا ہے۔ جو چاہو لو تب ہم اس بازار میں پہنچیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوگا۔ اس جنتی بازار میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل کبھی آنکھوں نے نہ دیکھی، نہ کانوں نے سنی اور نہ دلوں پر ان کا خیال گزرا۔ تب اس بازار میں سے ہم جنتی لوگ جو چاہیں گے ہمیں پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں خرید وفروخت نہ ہوگی۔ اس بازار میں بعض جنتی لوگ دیگر بعض جنتیوں سے ملیں گے۔ ایک اونچے درجے والا آئے گا وہ اپنے سے نیچے درجے والے سے ملے گا حالانکہ ان میں نیچا کوئی نہیں تو وہ اس کا لباس دیکھے گا جو اسے پسند آئے گا ابھی اس کی آخری بات ختم نہ ہوگی کہ اسے اپنے جسم پر اس سے بھی اچھا لباس محسوس ہوگا۔ اور یہ اس لیے ہوگا کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا ممکن نہیں۔ پھر ہم جنتی لوگ اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے تو ہم سے ہماری بیویاں ملیں گی، وہ کہیں گیں: تم بہت خوب اپنے گھر میں پہنچے ہو اور تمہارا حسن وجمال تو اس حالت سے بھی بہت اچھا ہے جس پر تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ تب ہم جنتی لوگ اپنے گھر والوں سے کہیں گے کہ: آج ہم نے اپنے ربّ جبار عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہم نشینی کی ہے، ہمارا حق یہ ہی تھا کہ اسی طرح لوٹیں جیسے مؤمنین لوٹے۔"(1)

---

(1)..... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی سوق الجنة، ج ۹، ص ۱۰۴، حدیث: ۲۵۴۸۔

ابن ماجة، کتاب الزهد، باب صفة الجنة، ج ۱۲، ص ۷۹۳، حدیث: ۴۳۳۶۔

حدیث پاک کی شرح

مدینہ منورہ کا بازار اور جنت کا بازار:

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ ملاقات مدینہ منورہ کے بازار میں ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہی دعا تھی کہ جس طرح آج میں اور تم مدینہ منورہ کے بازار میں ملاقات کررہے ہیں اسی طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم دونوں کو جنت کے اس بازار میں بھی ملاقات کا شرف عطا فرمائے۔(1)

مدینہ منورہ کی زمین جنت کی زمین سے افضل ہے:

مدینہ منورہ اس دنیا کی جنت اور خلد اس دنیا کی جنت۔ بلکہ آج دنیا میں مدینہ منورہ کی یہ زمین آخرت کی جنت سے افضل ہے کیونکہ آج یہاں دو عالم کے مالِک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں اور کل جب رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جنت میں تشریف لے جائیں گے تو وہ جگہ کل کائنات سے افضل ہوجائے گی۔ جیسے ہجرت سے پہلے مکہ معظّمہ مدینہ منورہ سے افضل تھا اور ہجرت کے بعد حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک مدینہ منورہ مکہ معظّمہ سے افضل ہوگیا۔ نیز حضور نبی اکرم رسول محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر انور تو بالاتفاق سارے جہاں سے حتی کہ عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔(2)

سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تعجب کی وجہ:

جب حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ۔۔۔الخ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

2 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱، فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۱۱۔

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے جنت کے بازار کا ذکر فرمایا تو انہیں تعجب اس لیے ہوا کہ جنتیوں کی ساری ضروریات تو ان کے گھروں میں ہی موجود ہوں گی پھر وہاں بازار کی کیا حاجت اور بازار تو تجارت وغیرہ کے لیے ہوتا ہے وہاں جنت میں کیسی تجارت؟ حالانکہ وہاں بازار خرید و فروخت کا نہیں بلکہ دیدار کا ہے وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے۔(1)

ادنی اور اعلی جنتی کون ہوں گے؟

شارحین کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جنت میں بڑے اعمال والے اونچے درجوں میں ہوں گے اور معمولی اعمال والے نچلے درجوں میں۔ جنت میں رہائش اور گھروں وغیرہ کی تفریق و تقسیم ضرور ہوگی لیکن تمام جنتیوں کا ایک جگہ اجتماع نہ ہوگا جیسے دنیا میں امیر لوگ کوٹھیوں میں رہتے ہیں فقیر جھونپڑیوں میں اگرچہ جنت میں جھونپڑیاں کوئی نہیں بہر حال تمام جنتیوں کا ایک جگہ ایک ساتھ اجتماع نہ ہوگا۔(2)

جنت میں جمعہ کے دن سے کیا مراد ہے؟

جیسے دنیا میں جمعہ کے دن سارے محلے بلکہ ساری بستی کے امیر و غریب شاہ و گدا تمام مسلمان جامع مسجد میں جمع ہوجاتے ہیں، رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں، نماز جمعہ پڑھتے ہیں ایسے ہی جنت میں تمام ادنی و اعلی جنتی اس بازار میں ہفتہ میں ایک بار جمع ہو کر رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا کریں گے، دنیا میں جامع مسجد **جامع المتفرقین** یعنی مختلف لوگوں کو جمع کرنے والی ہوتی ہے ایسے ہی جنت میں یہ بازار **جامع المتفرقین** یعنی تمام جنتیوں کو

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة، ج ۱۰، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة، ج ۱۰، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

ایک جگہ جمع کرنے والا ہوگا۔اسی بازار میں ہم جیسے گنہگار اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضور احمد مختار، شفیع روزشمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا کریں گے، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار جنتی گھروں میں خلوت یعنی اکیلے میں ہوا کرے گا اور یہاں بازار میں جلوت یعنی تمام لوگوں کے ساتھ میں ہوگا۔(1)

جنتی بازار میں دیدار الٰہی:

جنتیوں کو جنت میں جو سب سے بڑی نعمت ملے گی وہ رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہوگا، لیکن جنتی بازار میں رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار خصوصی ہوا کرے گا ورنہ عرش الٰہی تو جنت کی چھت ہے، وہ تو جنتیوں کو ہر وقت نظر آیا کرے گا مگر اس بازار میں بہت قریب سے نظر آئے گا۔(2)

دیدار الٰہی کے لیے خاص مقام:

شارحین کرام نے یہاں اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ جنت کے اس بازار میں ایک باغ ہوگا جس میں جنتیوں کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہوگا، یوں سمجھو کہ بازار میں جنتیوں کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوا کرے گی اور اس باغ میں جنتی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کیا کریں گے۔(3)

جنتی منبروں سے کیا مراد ہے؟

منبر سے مراد کرسیاں ہیں جن پر جنتی بیٹھیں گے، چونکہ جنتی لوگ مختلف درجے والے ہوں گے اس لیے یہ کرسیاں بھی مختلف ہوں گی۔کتنی کرسیاں ہوں گی اتنی جتنی گنتی

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۰، ص ۲۲۴، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص ۴۸۱۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۰، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص ۴۸۱۔

3 ......الفتح الکبیر للسیوطی، حرف الھمزۃ، ج۱، ص ۳۵۳، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص ۴۸۱۔

میں نہ آسکیں وہاں عدد کام نہیں کرتا۔(1)

جنتی ٹیلے کیسے ہوں گے؟

ان ٹیلوں کا حسن ان کی ساخت، ان کی خوشبو ان کی عظمت بیان نہیں ہوسکتی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر ہی بتائیں گے کہ دیکھو وہ ٹیلے یہ ہیں۔(2)

اعلیٰ کرسیوں والے دیکھ کر خوشی:

جنت میں جو جنتی ٹیلوں پر ہوں گے وہ یہ تو محسوس کریں گے کہ کرسیوں والے ہم سے اعلیٰ ہیں مگر انہیں یہ احساس ہرگز نہ ہوگا کہ ہم ان کرسی والوں سے گھٹیا ہیں، بلکہ ان کے اعلیٰ ہونے پر انہیں خوشی ہوگی، جیسے آج دنیا حضور انور، رحمت عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھ کر تمام سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو خوشی ہوتی ہے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔(3)

جنت میں دیدارِ الٰہی کی کیفیت:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تعجب یہ ہوا کہ یہ آنکھیں رب کو کیسے دیکھ سکیں گی یہاں تو ہم سورج میں نظر نہیں جما سکتے؟ تو جواب میں حضور انور، حبیب داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: ”تم دیدارِ الٰہی بغیر کیف کیا کرو گے اور خوب اچھی طرح کہ شک وشبہ نہ رہے جیسے دوپہر میں سورج اور چودھویں شب میں چاند میں شک نہیں ہوتا ایسے ہی وہاں رب عَزَّوَجَلَّ کے دیدار میں شک نہ ہوا کرے گا۔ خیال رہے

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۰، ص۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۸۱۔

2 ......مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۸۱۔

3 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۰، ص۲۵۳، مرآۃ المفاتیح، ج۷، ص۴۸۱۔

کہ دنیا میں سورج بذریعہ دھوپ نظر آتا ہے اور چاند بغیر کسی ذریعے کے مگر دونوں پر یقین دونوں کے مشاہدہ کے ذریعے ہوتا ہے اسی طرح جنت میں دیدار الٰہی کا یقین دیدار سے ہی ہوگا۔(1)

جنتیوں سے کلام کی کیفیت:

رب تعالیٰ جنتیوں سے کلام بھی فرمائے گا تو بالمشافہ بغیر واسطہ اور بلا ترجمان کے۔ جنتیوں کو دیدار گفتار سب ایک ساتھ نصیب ہوا کرے گی۔(2)

جنتیوں کا ایک دوسرے کو دنیوی اعمال یاد دلانا:

جنتیوں کا ایک دوسرے کو دنیوی اعمال یاد کرانا برسبیل تذکرہ ہوگا، ڈانٹنے یا ناراضگی کی وجہ سے نہیں ہوگا کیونکہ ان چیزوں سے تو اس جنتی کو دکھ اور تکلیف پہنچے گی جبکہ جنت میں دکھ اور تکلیفوں کی کوئی جگہ نہیں۔(3)

جنت میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بخشش کا ذکر:

سُبْحَانَ الله ! جب ایک جنتی دوسرے جنتی کے سامنے اس کے کسی دنیوی عمل کا تذکرہ کرے گا اور وہ جنتی رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تو رب عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی بخشش کا تذکرہ فرمائے گا۔اور جب یہ بخشش یاددلائی جائے گی تو اس سے اس جنتی کی خوشی اور دوبالا ہوجائے گی۔تو جیسے حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت اور رب تعالیٰ کی بخشش کی یاد دنیا میں

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ،ج ۱۰، ص ۲۵۳، مرآۃ المناجیح،ج ۷، ص ۴۸۱۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ،ج ۱۰، ص ۲۵۳، مرآۃ المناجیح،ج ۷، ص ۴۸۱۔

3 ......مرآۃ المناجیح،ج ۷، ص ۴۸۱۔

بھی دل کا چین ہے وہاں بھی دل کا چین ہوگی۔(1)

جنت فضل رب سے ملے گی:

رب عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کوئی شخص بغیر فضل رب العالمین کے جنت میں نہیں پہنچ سکتا۔(2)

جنتی بادل کیا ہے؟

یہ بادل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت خاص ہوگی جو بادل کی شکل میں نمودار ہوگی اس بادل سے پانی نہیں برسے گا عطر اور خوشبو برسے گی وہ بھی ایسی بے مثال کہ دنیا میں تو کیا اسے پہلے جنت میں بھی کبھی ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی۔ یہ بادل رحمت ایسے ہی نمودار ہوگا جیسے دنیا میں بادل چھا جائیں تو عجیب سماں بندھ جاتا ہے، موسم بدل جاتا ہے ایسے ہی وہاں اس بادل رحمت کے آتے ہی اس جنتی مجلس کی حالت بدل جائے گی اور وہ ایسا جنتی سماں بندھے گا جو بیان نہیں ہوسکتا۔(3) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی جنت کے ان عظیم الشان نظاروں کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

دیدار الٰہی کے بعد والا بازار:

جنتی رب عَزَّوَجَلَّ کی دیدار کے بعد جس بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوا ہوگا یا تو یہ بازار وہ ہی ہوگا جس سے گزر کر ابھی یہ جنتی لوگ اس جہان میں پہنچے تھے یا دوسرا اور کوئی بازار۔ یہاں نعمتوں کے ڈھیر ہوں گے جو انہیں بغیر قیمت عطا ہوں گے۔

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

3 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

الغرض یہ بازار خرید وفروخت والا نہیں بلکہ تقسیم اور عطاء کا بازار ہوگا، جنتیوں کو کچھ نعمتیں گھروں میں ملیں گی اور کچھ خاص نعمتیں یہاں تاکہ یہ لوگ خالی ہاتھ اپنے گھر نہ جائیں بھرے پھرے جائیں۔(1)

جنتی بازار کے فرشتے:

جن فرشتوں نے اس بازار کو گھیرا ہوگا وہ وہاں کے منتظم اور جنتیوں کی خدمت کرنے والے فرشتے ہوں گے۔ جو شخص جس نعمت کی رغبت کرے گا وہ اسے اُٹھا کر دیں گے بلکہ گھر تک پہنچائیں گے، اُن نعمتوں کے نام اور اُن کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔آج ہمارے پاس دنیا کی کسی بڑی جگہ کا تذکرہ کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہوتے تو ان نعمتوں کو بیان کیسے کر سکتے ہیں وہ دیکھ کر ہی معلوم ہو سکیں گی۔(2)

فرشتے سامان گھر پہنچائیں گے:

حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جنتی بازار کے فرشتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''**فَیُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَیْنَا** یعنی وہ فرشتے ہمارے پسند کی اشیاء ہمارے لیے اٹھا کر لائیں گے۔'' شارحین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بازار کی یہ نعمتیں جنتیوں کو اسی بازار میں ہی نہیں دی جائیں گی بلکہ یہ فرشتے جو اس بازار کو گھیرے ہوئے تھے وہ یہ سامان اٹھا کر ان کے گھر پہنچائیں گے۔(3)

---

1 ......مرقاۃ، باب صفة القیامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفة القیامة، باب صفة الجنة ج ۱۶، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

3 ......مرقاۃ، کتاب صفة القیامة، باب صفة الجنة ج ۱۶، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

جنتی بازار میں خرید وفروخت نہیں:

عموماً لفظ بازار سے فوراً ذہن خرید وفروخت کی طرف جاتا ہے لیکن اُس جنتی بازار میں کوئی خرید وفروخت نہیں ہوگی، وہاں کوئی چیز قیمت دے کر نہیں ملے گی بازار کا وہی مطلب ہے جو حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔(1)

دل میں خیال آتے ہیں خواہش پوری:

حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''**فَیُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَیْنَا** یعنی وہ فرشتے ہمارے پسند کی اشیاء ہمارے لیے اٹھا کر لائیں گے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں ہر امید صرف دل میں خیال آتے ہی پوری ہوجائے گی، منہ سے بولنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ سُبْحَانَ اللہ اس دنیا میں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں وہ ہم کریں اور **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہاں جنت میں جو ہم چاہیں گے وہ رب عَزَّوَجَلَّ پورا فرمائے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔(2)

راوی حدیث کے جنتی ہونے کا یقین:

اس حدیث کے راوی یعنی حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارے صیغے جمع متکلم کے ارشادفرمائے یعنی ہم یوں کریں گے، ہمارے ساتھ ایسا ہوگا، ہمارے لیے یوں ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

---

(1)......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۶، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

(2)......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۶، ص ۲۵۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

اپنے اور حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بلکہ سارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جنتی ہونے کا یقین ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ خود رب عَزَّوَجَلَّ نے اُن سے اپنے پاک کلام میں ان سے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا ہے۔ خود حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنتی ہونے کی بشارات دیں تو انہیں کیسے اپنے جنتی ہونے میں شبہ ہوسکتا ہے؟ افسوس! مشکوک معاملہ تو ہمارا ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان مقدس ہستیوں کے دامن سے ہمیں وابستہ رکھے اور ان کے صدقے ہمیں بھی جنت کی یہ تمام نعمتیں بخشے۔ آمین (1)

قربِ الٰہی کے سبب حسن و جمال میں اضافہ:

جب جنتی اپنے گھروں کو واپس ہوں گے تو ان کی دنیا کی بیویاں اور حوریں دروازے پر ان کا استقبال کریں گی۔ جنتیوں کے حسن و جمال اور اس کی زیادتی اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس قربِ الٰہی کا نتیجہ ہوگی جو انہیں خصوصی طور پر میسر ہوا۔ (2)



(3)... جنت کے بالاخانے

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **رسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جنتی لوگ اپنے اوپر بالاخانہ والوں کو ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے تم چمکدار تارے

(1)......مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۸۱۔

(2)......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ،ج۱۰، ص۲۵۶، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۸۱۔

کو جو شرقی غربی کنارے میں ہو ایک دوسرے کو دکھاتے ہو۔" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: "**یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو انبیاء کرام کی منزلیں ہوں گی جن تک ان کے سوا کوئی نہ پہنچ سکے گا؟" فرمایا: "ہاں! کیوں نہیں! اس رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ لوگ وہاں پہنچیں گے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لائے، اس کے رسولوں کی تصدیق کی۔"(1)

حدیث پاک کی شرح

اعلیٰ جنتیوں کی زیارت:

جنت کے نیچے درجے والے جنتی، اعلیٰ جنتیوں کو اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے دنیا میں مشرق سے نکلتے چاند اور تاروں کو ڈوبتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ جنتی یوں دکھائیں گے کہ دیکھو! وہ ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، وہ ہیں حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، دیکھو! وہ رہے حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ اسی طرح جنتی عورتیں ایک دوسرے سے کہیں گی: دیکھو وہ ہیں خاتونِ جنت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں، وہ دیکھو! ام المؤمنین! سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ بہر حال جنت میں اِن مقدس ہستیوں کا دیدار بھی بہت بڑی نعمت ہوگی۔ آج عاشقان رسول مدینہ منورہ کی گلیوں کو ترستے ہیں، مدینہ منورہ دیکھ کر سب رنج وغم بھول جاتے ہیں، جب جنت میں مدینہ والے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے خدام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھیں گے تو خوشی کا کیا حال ہوگا۔(2)

---

1 ......بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ج ۱ ۱، ص ۳ ۳، حدیث: ۶ ۱ ۰ ۳۔

2 ......شرح النووی، ج ۱ ۷، ص ۱ ۶ ۹، التیسیر، ج ۱، ص ۶ ۳ ۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۵۸ ۴ ماخوذا۔

میرا دل زار مدینہ میں ہے
میں ہوں یہاں یار مدینہ میں ہے
خلد کا بازار مدینہ میں ہے
احمد مختار مدینہ میں ہے

جنتیوں کے مختلف درجے:

سب جنتی ایک درجے کے نہ ہوں گے ان کے درجے مختلف ہوں گے۔اعلی درجے کے جنتی اوپر کے طبقوں میں مگر نیچے والوں کو اپنے ادنی ہونے کا خیال بھی نہ آئے گا بلکہ اوپر والوں کو دیکھ کر خوشی ہو گی ایسی خوشی بیان نہیں ہوسکتی۔(1)

تمام مؤمن جنتی ہیں لیکن۔۔۔!

یہاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان سے مراد عیانی ایمان ہے اور تصدیق رسل سے مراد فنا والی تصدیق ہے یعنی ایمان و تصدیق کا اعلی درجہ لہٰذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ سارے ہی جنتی مؤمن ہوں گے وہاں کافر تو کوئی جائے گا نہیں تو پھر نیچے درجوں میں کون رہے گا؟ یقیناً تصدیق کے بھی کئی درجے ہیں: سن کر تصدیق، دیکھ کر تصدیق، داخل ہو کر تصدیق، فنا ہو کر تصدیق۔ ان سب میں بڑا فرق ہے، یہاں اس حدیث مبارکہ میں آخری درجے والی تصدیق مراد ہے۔(2)

تمام اُمتوں میں جنتی مراتب کا لحاظ:

لفظ ''مرسلین'' جمع کے صیغے اسے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنتی مراتب کا یہ فرق صرف امت محمدیہ میں ہی نہ ہوگا، بلکہ ساری امتوں میں ہوگا کہ ان کے جنتی بعض

---

1 ......مرقاة، کتاب صفة القیامة، باب صفة الجنة، ج ۱۰، ص ۲۳۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۸۔

2 ......مرقاة، کتاب صفة القیامة، باب صفة الجنة، ج ۱۰، ص ۲۳۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۸۔

اوپر ہوں گے بعض نیچے۔(1)

....

(4)... چڑیوں کے دل والے جنتی

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایسی قومیں جائیں گی جن کے دل چڑیوں کے دل کی طرح ہیں۔''(2)

حدیث پاک کی شرح

چڑیوں سے تشبیہ کی وجہ:

شارحین کرام فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنتیوں کو چڑیوں کے دل سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ چڑیوں کے دل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر توکل اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔اسی طرح جنت میں جانے والی قوموں کا توکل بھی اعلی درجے کا ہوگا۔ وہ فقط اپنے مالک سے مانوس ہوتے ہیں،اغنیاء یعنی مالداروں سے متنفر کہ غیر کو دیکھا اور دوڑ پڑے۔ان کے دل خوفِ خدا سے بھرے ہوئے،بغض وکینہ ان کے پاس نہیں۔یقیناً جس انسان میں یہ صفات پیدا ہوجائیں وہ توفرشتہ بن جائے۔(3)

....

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۳۳، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۸۔

2 ......مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب یدخل الجنۃ اقوام ---الخ، ج ۱۳، ص ۴۸۴۔

3 ......التیسیر، ج ۲، ص ۹۷۹، الدیباج للسیوطی، ج ۶، ص ۱۸۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۹۔

(5)...جنت کا پہلا گروہ

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ پھر جو ان سے متصل ہوں گے آسمان کے تیز چمک دار تارے کی روشنی کی طرح ہوں گے۔ ان سب کے دل ایک آدمی کے دل کے موافق ہوں گے کہ نہ ان میں کسی طرح کی مخالفت ہوگی اور نہ ہی بغض۔ ان میں سے ہر شخص کی بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو دو بیویاں ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن کی وجہ سے ہڈی و گوشت کے اوپر سے دیکھا جائے گا۔ یہ جنتی صبح شام اللّٰہ کی تسبیح پڑھیں گے، نہ کبھی بیمار ہوں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے اور نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے، ان کے برتن سونے چاندی کے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن لوبان اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان کا قد ایک آدمی کی عادت پر اپنے جد امجد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شکل پر ساٹھ گز بلند ہوگا۔''(1)

حدیث پاک کی شرح

جنت کا پہلا گروہ:

پہلے گروہ سے مراد یا تو فقط انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں یا انبیائے کرام اور خاص اولیاء اللّٰہ۔ ظاہر یہ ہے کہ فقط انبیائے کرام مراد ہیں کیونکہ جنت میں سب پہلے

---

(1)......بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة، ج ١١، ص ٢٣، حدیث: ٣٠٠٦۔

مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب اول زمرة تدخل---الخ، ج ١٣، ص ٢٦٨، حدیث: ٥٠٦٣۔

انبیائے کرام ہی تشریف لے جائیں گے۔(1)

رسول اللہ سورج کی طرح ہوں گے:

جنت میں تمام نبی چاند کی طرح حسین ہوں گے جبکہ ہمارے نبی حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورج کی طرح حسین ہوں گے۔ اور کیوں نہ ہوں کہ خود رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے پاک کلام قرآن مجید میں چمکتا سورج ارشاد فرمایا:﴿وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾ (پ٢٢، الاحزاب: ٤٦) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔''(2)

صحابہ کرام جنت میں تاروں کی طرح:

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد والے حضرات یعنی اولیائے کرام، علماء، شہداء، صالحین چمک دار تاروں کی شکل میں ہوں گے۔ خصوصاً صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہ وہ تو دنیا میں بھی آسمان ہدایت کے تارے ہیں کہ خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا: ''اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْم یعنی میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں۔''(3)

جنت میں لڑائی جھگڑا نہ ہوگا:

دنیا میں اگر کوئی شخص اکیلا گھر میں ہو تو وہاں لڑائی جھگڑا ناممکن ہوتا ہے ایسے ہیں

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج١٠، ص٢٢٥، مرآۃ المناجیح، ج٧، ص٤٥٤۔

2 ......مرآۃ المناجیح، ج٧، ص٤٥٤۔

3 ......مرآۃ المناجیح، ج٧، ص٤٥٤۔

جنت میں بے شمار مخلوق ہوگی مگر لڑائی جھگڑا ناممکن ہوگا۔ جب لڑائی جھگڑا نہ ہوگا تو ان سے پیدا ہونے والے امور یعنی بغض وکینہ وغیرہ بھی نہ ہوں گے۔(1)

حورعین کسے کہتے ہیں؟

''حور'' جمع ہے ''حورا'' کی جس کا معنی ہے ''صاف اور سفید۔'' ''عین'' جمع ہے ''عیناء'' کی جس کا معنی ہے ''بڑی آنکھ والی۔'' یعنی جنتیوں کے لیے خاص حسن کی بیویاں حوروں میں سے صرف دو ہوں گی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ہوں گی۔ لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ ان جنتیوں کی بیویاں ستر سے زیادہ ہوں گی کہ وہاں اس درجے کے علاوہ دوسرے درجے کی بیویاں مراد ہیں۔(2)

جنتی حسن دنیا سے مختلف ہوگا:

جنتی حوروں کا گوشت پوست ہڈیاں سب نورانی اور شفاف ہوں گی کہ ان میں کوئی چیز کسی کے لیے حجاب نہ ہوگی یہ نورانیت اور شفافی ان کے حسن کا باعث ہوگی۔ دنیا میں اگر گوشت پھٹ جائے اور اس کا گودا نظر آجائے تو برا معلوم ہوتا ہے یہاں دنیا میں یہ چیز نفرت انگیز ہے لیکن جنت میں یہی نفرت انگیز چیز حسن بن جائے گی۔(3)

جنت میں فضلات نہ ہوں گے:

جنت میں دنیوی فضلات (آنکھ کان ناک کا میل، تھوک، بلغم، پیشاب پاخانہ

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۲۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

3 ......عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء۔۔۔الخ، ج ۲۳، ص ۶۔

مرقاۃ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۲۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

وغیرہ) نہ ہوں گے کہ یہ چیزیں گھن اور نفرت کا باعث ہیں، وہاں نفرت کہاں۔ (1)

جنت کی کنگھی:

خیال رہے کہ جنت میں سونے کی کنگھی ہوگی جو بالوں میں کی جائے گی مگر میل دور کرنے کے لیے نہیں کہ وہاں میل جوں، کھٹمل وغیرہ نہیں بلکہ بال نکھارنے، حسن بڑھانے کے لیے ہوگی، یا جنتیوں کو اس سے لذت حاصل ہوگی۔ یوں ہی وہاں انگیٹھی بھی ہوگی اس میں لوبان بھی سلگے گا مگر آگ کے بغیر کہ جنت میں آگ نہیں جیسے وہاں پرندوں کا بھنا ہوا گوشت ملے گا مگر یہ گوشت آگ پر نہ پکے گا، رب فرماتا ہے: ﴿وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ نیز جنتیوں کو پسینہ آئے گا مگر گرمی سے نہیں کہ جنت میں نہ سورج کی گرمی ہے نہ آگ کی تپش، یہ پسینہ بہت ہی آرام دہ ہوگا، اسی طرح جنتیوں کو کھانے بعد ڈکار بھی آئے گی لیکن وہ بدبودار نہیں ہوگی بلکہ فرحت بخش ہوگی جس سے تمام کھانا ہضم ہوجائے گا۔ دنیا کے ان الفاظ سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ (2)

جنتیوں کے اخلاق:

حدیث مبارکہ میں لفظ ''اَخْلَاق'' آیا ہے۔ جو ''خُلُق'' کی جمع ہے۔ اگر لفظ ''خُلُق'' خ کے پیش کے ساتھ ہو تو اس سے مراد حسن اخلاق ہے یعنی جنتی جنت میں حسن اخلاق کے ساتھ رہیں گے اب معنی یہ ہوں گے کہ وہاں لڑائی جھگڑا اور اس سے پیدا ہونے والے مفسدات یعنی بغض وحسد وغیرہ بھی نہ ہوگا اور اگر خ کے فتحہ کے ساتھ

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب صفۃ الجنۃ واھلھا، ج ۱۰، ص ۲۲۷، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

2 ......ارشاد الساری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ، ج ۵، ص ۲۸۱، عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ، ج ۲۳، ص ۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

''خَلَق'' ہوتو معنیٰ یہ ہوں گے کہ سب جنتی ایک ہی قد کے ہوں گے ہم عمر ہوں گے، تیس یا تینتیس سالہ جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔(1)

جنتیوں کے قد کی لمبائی:

سارے جنتی ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے، شرعی گز ایک ہاتھ یعنی ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے وہ ہی یہاں مراد ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا قد اتنا ہی تھا۔ شارحین کرام نے یہاں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جنت میں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نہایت ہی حسین وجمیل اور بہت ہی خوش آواز ہوں گے۔(2)



(6)...جنت کا مٹیریل

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ''**یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟'' فرمایا: ''پانی سے۔'' ہم نے عرض کیا: ''جنت کا میٹریل کیا ہے۔'' فرمایا: ''ایک اینٹ سونے کی، ایک اینٹ چاندی کی اور اس کا گارا خالص مشک کا ہے۔ اور اس کی بجری موتی اور یاقوت ہے، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو وہاں داخل ہوگا خوش رہے گا، کبھی غمگین نہ ہوگا، ہمیشہ رہے گا، کبھی نہ مرے گا، جنتیوں کے کپڑے

1 ......مشارق الانوار للقاضی عیاض، حرف الحاء، فصل الاختلاف، ج ۱، ص ۲۳۹، ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی سن اھل الجنۃ، ج ۹، ص ۷۹، حدیث: ۲۴۶۸، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

2 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۴۔

نہیں گلیں گے اور نہ ہی ان کی جوانی فنا ہوگی۔‘‘(1)

حدیث پاک کی شرح

پانی سے کیا مراد ہے؟

اگر مخلوق سے مراد جاندار مخلوق ہے انسان اور جانور وغیرہ تو پانی سے مراد عام پانی نہیں بلکہ نطفہ ہے، اس صورت میں حضرت سیدنا آدم و حوا، سیدنا عیسیٰ عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور وہ کیڑے مکوڑے اِس حکم سے علیحدہ ہیں جو اولاً سر یا چارپائی یا برسات کے موسم میں پیدا ہوتے ہیں کہ ان سب کی پیدائش نطفے سے نہیں ہوئی۔ اس معنی کی تائید قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے بھی ہوتی ہے: ﴿وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ﴾ (پ ١٧، الانبیاء: ٣٠) **ترجمۂ کنزالایمان:** ’’اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی۔‘‘ اور اگر مخلوق سے مراد عالم اجسام ہے تو پانی سے مراد یہ ہی عام پانی ہے۔ اللہ تعالی نے پہلے ایک جوہر پیدا فرمایا اس پر نظر ڈالی تو ہیبت سے وہ جوہر پگھل گیا اور پانی بن گیا، اس پانی میں قدرتی گرمی پیدا کی گئی، اس سے ہوا بنی کہ پانی گرمی پا کر ہوا بن جاتا ہے، ہوا نے پانی کو حرکت دی، اس سے جھاگ پیدا ہوئے وہ جما دیئے گئے تو زمین بنی، گویا زمین پانی کا جما ہوا جھاگ ہے، یہ پانی اور زیادہ گرم کیا گیا تو اس سے آگ بنی، آگ سے دھواں پیدا ہوا وہ جم کر آسمان بنے، توریت شریف کے پہلے دفتر میں پیدائش کی یہ ہی ترتیب بیان فرمائی گئی ہے، زمین پانی پر ٹھہر نہ سکی ہلتی تھی تو اس پر پہاڑ کے لنگر ڈالے گئے جس سے اسے قرار ہوا۔(2)

---

1 ......ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة ونعیمها، ج ٩، ص ٢٨، حدیث: ٢٤٤٩۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة، ج ١٦، ص ٢٣٩، اشعة اللمعات، ج ٢، ص ١١٩، لمعات

رسول اللّٰہ کو ہر چیز کی حقیقت کا علم ہے:

جس سامان سے مکان بناتے ہیں اسے انگریزی اردو میں میٹریل کہتے ہیں جیسے اینٹ گارا چونا، لوہا سیمنٹ وغیرہ صحابی کے پوچھنے کا مقصد یہی تھا کہ **یا رسول اللّٰہ** جنت کی تعمیر کس سامان سے ہوئی؟ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا یہ ایمان تھا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر چیز کی حقیقت سے واقف ہیں، صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے باریک سوال کرتے ہیں اور سرکار یہ نہیں فرماتے کہ: ''اچھا جبرئیل امین آئیں گے تو اُن سے پوچھ لیں گے، یہ باتیں تو حضرت سیدنا جبرئیل امین عَلَیۡہِ السَّلَام کو بھی معلوم نہ تھیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرمار ہے ہیں۔ سُبۡحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ ہے اس غیب داں نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم کہ جنت کی ساری حقیقت بیان فرما دی، جس کی نگاہ سے جنت کی حقیقت نہیں چھپی، انہیں سب کی حقیقت بھی معلوم ہے۔ (1)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

جنتی میٹریل کی حسین کیفیت:

خیال رہے سونا پیلا ہوتا ہے چاندی سفید، جو دیواران اینٹوں سے بنے وہ کیسی خوشنما ہوگی۔ پھر زعفران پیلا ہوتا ہے مشک سیاہ، جو مٹی اس سے مل کر بنی ہو وہ کیسی حسین اور کیسی خوشبودار ہوگی۔ پھر موتی سفید چمکیلے ہوتے ہیں یاقوت رنگ برنگے جو بجری اِن

التنقیح، ج ۳، ص ۲۲۵، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۶۴۔

(1)......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۶۴۔

سے مل کر بنی ہو وہ کیسی خوبصورت اور قیمتی ہوگی۔ پھر وہاں کے درخت گہرے رنگ کے سبز، ان رنگوں کے ملنے سے جو حسن پیدا ہوا ہے یقیناً وہ بغیر دیکھے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر ہی سمجھیں گے اور سمجھائیں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخلہ نصیب فرمائے اور اس کی ان عظیم نعمتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ (1)

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنت میں کوئی چیز میلی یا پرانی نہیں ہوگی:

جنت میں رنج غم، تکلیف، بیماریاں موت، بڑھاپا، کپڑے میلے ہونا وغیرہ کوئی چیز نہ ہوگی۔ یہاں کپڑے فرما کر سارا سامان مراد لیا گیا ہے کہ وہاں نہ کپڑے میلے ہوں، نہ پھٹیں، نہ کوئی سامان ٹوٹے پھوٹے، نہ مرمت کرایا جائے، دیکھ لو چاند سورج کی مرمت کون کرتا ہے؟ (2)



(7)... جنت کے گھوڑے اور اونٹ

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ''**یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟'' فرمایا: ''اگر تجھے **اللہ** جنت میں داخل فرما دے تو تو وہاں نہ چاہے گا کہ تجھے سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے جو تجھے جنت میں وہاں اڑا کر

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۶، ص۲۳۹، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۶۴۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۶، ص۲۴۰، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۶۴۔

پہنچا دے جہاں تو چاہے مگر ایسا کیا جائے گا۔'' ایک اور شخص نے پوچھا: ''**یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟'' راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھ کو دیا تھا بلکہ اس سے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر تجھے جنت میں داخل فرمادے تو وہاں تیرے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھیں پسند کریں گیں۔''(1)

حدیث پاک کی شرح

جنت میں حقہ پان وغیرہ کی خواہش:

شاید ان سائل کو گھوڑے پسند ہوں گے اس لیے وہ یہ سوال فرمارہے ہیں کہ میری مرغوب چیز بھی وہاں ہوگی یا نہیں؟ خیال رہے کہ جنت میں جنتی جو چاہیں گے وہ ملے گا، جو چیز وہاں کے لائق نہ ہو اس کی خواہش دل میں پیدا ہی نہ ہوگی کوئی وہاں حقہ، چائے پان وغیرہ کی خواہش ہی نہ کرے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سائل کے سوال کا مقصد یہ ہو کہ جنت میں گھوڑے کا وجود عبث ہے، مجھے دنیا میں گھوڑے کا شوق ہے اگر وہاں گھوڑا نہ ہوا تو میرا یہ شوق کیسے پورا ہوگا؟ اور اگر میرا یہ شوق پورا ہوا تو ایک عبث بلکہ جنت کے شان کے خلاف چیز موجود ہوگی پھر وہاں وہ گندگی کرے گا، گھاس دانہ چاہے گا، یہ چیزیں وہاں کہاں؟ حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب ایسا شاندار دیا کہ سُبْحَانَ اللہ۔(2)

جنت اللہ کے فضل سے ملے گی:

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تجھے **اللہ** جنت

---

1 ......ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ خیل الجنۃ، ج ۹، ص ۹۴، حدیث: ۲۶۴۲۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجناۃ، ج ۱۶، ص ۲۴۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۷۔

میں داخل فرما دے۔'' یعنی تو جنتی گھوڑے کی فکر نہ کر بلکہ اپنے جنتی ہونے کی فکر کر اگر تو **اللہ** کے فضل سے جنتی ہو گیا تو جو تو چاہے گا تجھے ملے گا مگر وہاں کی شان کے لائق، وہاں کا گھوڑا یاقوت کا ہوگا۔ وہ گھوڑا نہ تو مستی کرے گا نہ اڑیل ہوگا نہ اسے لگام وغیرہ کی ضرورت ہوگی، تیرا چاہنا اور اس کا اڑنا اور پل بھر میں مقصود منزل پر پہنچ جانا ہوگا۔ (1)

جنتیوں کی تیز رفتاری:

سائل کے جواب میں **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یاقوتی گھوڑے کا ذکر فرمایا یعنی اگر تم وہاں گھوڑے کی خواہش کرو گے تو تم کو یہ لید پیشاب کرنے والا اور زمین پر دوڑنے والا گھوڑا نہیں بلکہ یاقوتی گھوڑا دوڑانے والا عطا ہوگا۔ خیال رہے کہ وہاں ہر جنتی کی اپنی اپنی رفتار بہت تیز ہوگی کہ اس کا گھر صدہا میل کے علاقہ میں ہوگا اور اس کا اپنا مملوکہ رقبہ تو دنیا بھر سے زیادہ ہوگا مگر وہ آن کی آن میں جہاں چاہے گا پہنچے گا، یہ گھوڑے وغیرہ کی عطا اظہار عزت اور زینت کے لیے ہوگی۔ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں براق پر گئے مگر اس دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خود اپنی رفتار براق سے کہیں تیز تھی اسی لیے تو اس رات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام براق کے پہنچنے سے پہلے آسمانوں میں اپنے اپنے مقامات پر پہنچ چکے تھے حالانکہ ان سب انبیاء نے نماز بیت المقدس میں حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پڑھی تھی اور حضور کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ (2)

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۷۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۴۸، تفسیر درمنثور، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ج ۶، ص ۱۸۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۷۔

رسول اللہ کی حکمت عملی:

جب ایک سائل نے گھوڑے کے متعلق سوال کیا اور اسے جواب عطا فرمایا تو دوسرے شخص نے اونٹ کے بارے میں سوال کر دیا، لیکن **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دوبارہ وہی جواب نہیں دیا بلکہ ایسا جامع جواب عطا فرمایا جس سے اس کے تمام سوالات حل ہوگئے ورنہ اور لوگ بھیڑ بکریوں وغیرہ کے متعلق سوال کرتے۔(1)

جنت میں ہر خواہش پوری ہوگی:

حضور سید الانبیاء احمد مجتبےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھیں پسند کریں گی۔ اس فرمان کی تائید اس آیت مبارکہ سے بھی ہوتی ہے: ﴿وَ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْیُنُ﴾ (پ۲۵، زخرف: ۷۱) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''اور اس میں جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذّت پہنچے۔'' ان مبارک فرامین سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں منہ سے مانگنے کی بھی ضرورت نہ پڑے گی بلکہ دل میں خیال آئے گا کہ چیز سامنے ہوگی حتی کہ وہاں سے پھل توڑنے کے لیے درختوں پر چڑھنا یا بانس سے ہلانا نہ پڑے گا بلکہ شاخیں خود جھک کر پھل اس کے منہ سے لگا دیں گی۔(2)

جنت میں دنیا کے جانور:

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۰، ص۲۴۸، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۷۷۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج۱۰، ص۲۴۸، مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۷۶۔

رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگ اعلیٰ درجے کے یاقوتی اونٹوں پر سوار ہو کر اپنے دوست واحباب سے ملنے جایا کریں گے۔'' جنت میں صرف اونٹ اور پرندے ہوں گے۔ خیال رہے کہ وہاں یہ دنیا کے اونٹ یا پرندے نہ ہوں گے بلکہ خود جنت کی مخلوق ہوں گے جیسے حور وغلمان کہ جنت تو صرف انسانوں کے لیے ہے۔ جنت میں دنیا کے چند جانور جائیں گے: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کی اونٹنی قصواء، اصحاب کہف کا کتا قطمیر، حضرت سیدنا صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی، حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دراز گوش جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ (1)



(8)... جنتی صفوں کی تعداد

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت والے ایک سو بیس صفیں ہیں۔ جن میں سے اسی 80 صفیں اس امت کی ہیں اور چالیس صفیں باقی ساری امتوں کی۔'' (2)

حدیث پاک کی شرح

جنتی صفوں کی لمبائی چوڑائی:

جنتی صفیں کتنی بڑی ہیں یہ ہمارے خیال و وہم سے وراء ہے، کیونکہ جنت کی فقط ایک سو بیس صفوں میں حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر قیامت تک کے سارے

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۴۸، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۷۔

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صف اھل الجنۃ، ج ۹، ص ۹۹، حدیث: ۲۵۶۹۔

مؤمن آ جائیں گے۔(1)

امت محمدیہ کے جنتیوں کی تعداد:

کل جنتیوں میں دو تہائی حضور سید المرسلین، شفیع المذنبین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہوگی اور ایک تہائی میں ساری پچھلی امتیں۔نوع یعنی اقسام کے اعتبار سے دیگر امتیں زیادہ کہ وہ کم وبیش ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو ننانوے نبیوں کی امتیں ہوں گی مگر افراد کی تعداد میں یہ امت زیادہ۔خیال رہے کہ اولاً یہ اُمت تمام جنتیوں کی نصف ہوگی پھر بعد میں اور زیادہ ہو کر دو تہائی ہو جائے گی۔لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں جس میں اس امت کو تمام جنتیوں کا آدھا فرمایا گیا، اس کے اور بھی بہت جواب دیئے گئے ہیں یہ جواب قوی ہے **وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔قرآن مجید میں بدری فرشتوں کی تعداد ایک ہزار بھی فرمائی گئی، تین ہزار بھی، پانچ ہزار بھی کہ وہاں اولاً ایک ہزار آئے، پھر دو ہزار اور آئے جس سے تین ہزار ہو گئے پھر دو ہزار اور آئے جس سے پانچ ہزار ہو گئے ایسے ہی یہاں ہے۔(2)



(9)...ادنٰی جنتی کا مقام

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **رسول اللّٰہ** صَلَّی

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۸۔

2 ......فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۸۸، فیض القدیر، ج ۳، ص ۸۴، مرقاۃ، ج ۱۶، ص ۲۴۸، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۸۔

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسّی ہزار 80000 خادم ہوں گی اور بہتر 72 بیویاں۔ اور اس کے لیے موتیوں زبرجد اور یاقوت کا اتنا بڑا خیمہ لگایا جائے گا جتنا کہ جابیہ اور صنعاء کے درمیان کا فاصلہ ہے۔'' مزید فرمایا: ''جو جنتی چھوٹا یا بوڑھا دنیا میں مرجائے گا وہ جنت میں تیس سال کا بنادیا جائے گا، یہ لوگ اس عمر سے کبھی نہ زیادہ ہوں گے۔ یہی حال جہنم کے لوگوں کا بھی ہوگا۔'' مزید فرمایا: ''ان پر تاج ہوں گے، جن کا ادنی موتی مشرق ومغرب کے درمیان کو چمکا دے گا۔'' مزید فرمایا: ''مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، اس کا جننا، اس کا بڑا ہونا پل بھر میں ہوجائے گا جیسا وہ چاہے گا۔'' اور ایک روایت میں یوں ہے کہ: ''جب مؤمن جنت میں اولاد چاہے گا تو ایک پل میں ہوجائے گی مگر وہ چاہے گا نہیں۔''(1)

حدیث پاک کی شرح

ادنیٰ جنتی کون ہے؟

یہاں ادنیٰ سے مراد کم بیویوں والا، کم خدام والا جنتی ہے۔ وہاں ادنی کوئی نہیں سب اعلی ہیں، ہاں بعض بہت ہی اعلیٰ ہیں جیسے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہ وہ سب سے اعلیٰ ہیں اور پھر ان میں بھی بعض بہت اعلیٰ کہ خود رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ﴾ (پ ۳، آل عمران:) ترجمۂ کنزالایمان: ''یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

1 ......ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء۔۔۔الخ، ج ۹، ص ۱۲۶، حدیث: ۲۴۸۵، ۲۴۸۷۔

درجوں بلند کیا۔‘‘(1)

جنتی کی بہتر بیویاں:

جنتی کی بہتر بیویوں میں دو تو حور عین ہیں، باقی دنیا کی وہ بیویاں ہوں گی جو اس جنتی کے نکاح میں یا حق نکاح میں فوت ہوئیں یا وہ عورت جو کنواری مرگئی یا جس کا خاوند کافر مرا یہ مؤمنہ مری۔ لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ ایک جنتی کو دو حور عین عطا ہوں گی مگر یہاں بعض شارحین نے یہ بھی فرمایا کہ دو 2 بیویاں دنیا کی عورتیں اور ستر 70 بیویاں حور۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ان ستر 70 حوروں میں دو 2 حور عین باقی اڑسٹھ 68 دوسری حوریں۔ (2)

جنتی خیمے کی ساخت:

جنتی خیمے کی ساخت تو زبرجد لکڑی کی ہوگی مگر اس میں موتی و یاقوت جڑے ہوں گے۔ اس خیمے کی لمبائی چوڑائی ایسی ہوگی کہ اس کے دو کناروں میں فاصلہ وہ ہوگا جو جابیہ اور صنعاء شہروں میں ہے۔ جابیہ شام کا ایک شہر ہے اور صنعاء یمن کی ایک مشہور بستی ہے ان دونوں میں بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ جابیہ شہر کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ طوفان نوح کے بعد زمین پر بننے والا یہ سب سے پہلا شہر ہے۔ (3)

جنتیوں کی عمر:

دنیا میں مؤمن کسی عمر میں فوت ہو بچہ ہو یا بوڑھا جنت میں تیس سالہ جوان ہوگا اور

---

1 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

3 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

اسی عمر پر ہمیشہ رہے گا کیونکہ وہاں دن رات مہینے سال نہیں جس سے عمر بڑھے۔(1)

دوزخیوں کی عمر:

دوزخی بھی ہمیشہ تیس سالہ رہیں گے اگرچہ ان کے قد بہت بڑے ہوں گے۔ یہ عمر اس لیے تجویز کی گئی تاکہ جنتیوں کے لیے عیش وعشرت اور جہنمیوں کو تکلیف پوری پوری ہوں۔(2)

دوزخیوں کے بچے:

خیال رہے کہ یہاں چھوٹے دوزخیوں سے مراد کفار کے بچے نہیں بلکہ کم عمر بالغ کافر مراد ہیں، ان کے بچوں کے متعلق دوسری حدیث میں ہے: ''**هُمْ عَصَافِيْرُ الْجَنَّةِ** یعنی وہ جنت کی چڑیاں ہوں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کفار کے بے سمجھ بچوں کو دوزخ میں نہ ڈالے گا۔ کیونکہ دوزخیوں سے کہا گیا: ﴿**وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ**﴾ (پ ۲۳، صفت: ۳۹) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیئے کا۔'' یعنی جہنمیوں کو ان کے اعمال ہی کی سزا دی جائے گی، چھوٹے بچے کے پاس بدعقیدگی بدعملی ہے ہی نہیں۔(3)

جنتی موتی کی روشنی:

جنتی موتی کی روشنی اتنی ہوگی کہ اگر وہ موتی دنیا میں آجائے تو مشرق ومغرب کو روشن کردے، آفتاب کی روشنی پر اس کی روشنی غالب آجائے۔(4)

---

1 ......مرقاة، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۰، ص ۲۵۷، مرآة المناجيح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

2 ......مرآة المناجيح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

3 ......فيض القدير، ج ۱، ص ۳۰۰، مرآة المناجيح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

4 ......مرآة المناجيح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

جنتیوں کی نورانی اولاد:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض جنتی اولاد چاہیں گے اور ان کے اولاد ہوگی مگر اولاد کی پیدائش اس کی پرورش اس کا تیس سالہ جوان ہوجانا ایک ہی گھڑی میں ہوگا، اس کے لیے انتظار نہیں کرنا پڑے گا کیونکہ انتظار موت سے زیادہ شدید ہے اور جنت میں موت وغم نہیں لہٰذا انتظار بھی نہیں۔ وہ بچے لڑکا لڑکی دونوں ہوسکتے ہیں، وہ یا تو دنیاوی عورتوں سے ہوں گے یا حور کے شکم سے۔ معلوم ہوا کہ حور سے اولاد ہوسکتی ہے کہ جنتی نورانی ہیں اور حوریں نور مگر اولاد کی خواہش پر انہیں اولاد ملے گی اسی نوری مخلوق سے۔ (1)

جنتی اور اولاد کی چاہت:

یہ الفاظ کہ ''جنتی چاہے گا نہیں۔'' یہ فرمان اسحق ابن ابراہیم راوی کا اپنی رائے سے ہے کہ مؤمن وہاں چاہے گا نہیں۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ چاہے گا اور اس کے اولاد ہوگی بہرحال امکان یا وقوع بتارہا ہے کہ جنتی لوگوں کے حوروں سے اولاد ہوگی یا ہوسکے گی۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں تو آپ کے اولاد کیسے ہوئی نور کے اولاد نہیں ہوتی؟ وہ اس حدیث پر غور کریں کہ جنتی لوگ اور حوریں نورانی مخلوق ہیں مگر اُن کے اولاد ہوگی، حوریں تو اولاد آدم بھی نہیں ہیں مگر اولاد ہوگی۔ (2)



(1) ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۷، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

(2) ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

(10)...جنتی حوروں کا اجتماع

حدیث مبارکہ:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں آنکھ والی حوروں کا اجتماع ہوتا ہے جو اپنی آوازیں بلند کرتی ہیں، ایسی آواز مخلوق نے کبھی نہ سنی۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ فنا ہوں گی اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، اسے خوشخبری ہو جو ہمارا ہوا اور ہم اس کے ہوں۔''(1)

حدیث پاک کی شرح

جنتی حوروں کی پیدائش:

حوروں کی پیدائش جنتی زعفران اور فرشتوں کی تسبیح سے ہے۔ یہ پیدا ہو چکی ہیں ان کے مجمعے وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں، بعض شارحین نے فرمایا کہ ان حوروں کے یہ اجتماع تمام ساتوں دنوں میں ہوتے ہیں، ان مجمعوں میں وہ یہ کہتی ہیں جو یہاں مذکور ہے۔(2)

رسول اللہ کی قوت سماعت:

جنتی حوریں ایسی خوش آوازی سے وہ یہ کہتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ایسی دلکش و پیاری آواز نہ سنی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ......ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی کلام الحور العین، ج ۹، ص ۱۲۸، حدیث: ۲۴۸۸۔

2 ......معجم اوسط، ج ۱، ص ۹۵، حدیث: ۲۸۸، مسند دیلمی، ج ۲، ص ۱۹۲، حدیث: ۲۹۵۵، اتحاف السادۃ المتقین، ج ۳، ص ۱۲۸، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

وَسَلَّم نے وہ آواز سنی ہے، جبھی تو ہمیں اس کی خبر دے رہے ہیں۔(1)

جنتی حوروں کی صفات:

جنتی حوروں میں تین صفات ہیں: ہمیشہ کی زندگی، ہمیشہ کا چین، ہمیشہ اپنے خاوند سے خوش رہنا اور اسی طرح وہ تین عیبوں سے پاک ہیں: فنا یعنی موت، محتاجی اور دوسری تکالیف بیماری وغیرہ ناراضی، خاوند سے لڑائی جھگڑا۔(2)

جنتی حوروں کو اپنے شوہروں کا علم:

خیال رہے کہ ہر حور کو خبر ہے کہ میں کس مسلمان کی بیوی ہوں۔ جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جب کسی مؤمن سے اس کی بیوی لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کی بیوی یعنی جنتی حور پکارتی ہے کہ اس سے مت لڑ یہ تیرے پاس مہمان ہے، میرے پاس آنے والا ہے۔(3)

جنت والوں اور دنیا والوں کے درمیان وسیلہ:

یہ بھی خیال رہے کہ حوروں کا یہ کلام انسانوں کو سنانے کے لیے ہے اور واقعی وہ کلام ہم نے حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معرفت سن لیا جیسے فرشتوں اور ربّ تعالی کے فرمان ہم کو سنانے کے لیے ہیں اور واقعی ہم نے وہ سب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سن لیے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات برزخ کبریٰ ہے، اس عالم اجسام اور عالم انوار وغیرہ کے درمیان حوروں کو

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

2 ......مرقاۃ، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ، ج ۱۰، ص ۲۵۸، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

3 ......ابن ماجۃ، کتاب النکاح، باب فی المراۃ توذی زوجھا، ج ۲، ص ۱۶۸، حدیث: ۲۰۱۴، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

اپنے خاوندوں کی خبر ہے مگر خاوندوں کو ان کی خبر نہیں کہ کونسی حور میرے نکاح میں ہوگی؟ ہم کو تو ابھی اپنے خاتمے کی بھی خبر نہیں، حوریں قیامت کے بعد عطا ہوں گی۔ حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کچھ عرصہ جنت میں رہے، **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں جنت میں تشریف لے گئے، حضرت سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام جنت میں رہتے ہیں مگر یہ حضرات حوروں سے تعلق نہیں رکھتے بعد قیامت ان سے تعلق ہوگا، یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شہداء جنت کے پھل فروٹ وغیرہ کھاتے رہے اور کھا رہے ہیں۔(1)



(11)...جنت کے چار دریا

حضرت سیدنا حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جنت میں پانی کا دریا، شہد کا دریا، دودھ کا دریا اور شراب کا دریا ہے۔ پھر اس سے آگے نہریں نکلتی ہیں۔''(2)

حدیث پاک کی شرح

جنتی دریا اور ان کی نہریں:

جیسے دنیا میں بحر یعنی دریا سے نہریں نکلتی ہیں ایسے ہی وہاں جنت میں پانی، دودھ، شراب طہور اور شہد کے الگ الگ دریا ہیں جو اُن چیزوں کا مرکز یا خزانہ ہیں۔ وہاں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جو ہر جنتی کے گھروں میں پہنچتی ہیں۔ ان

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ انہار الجنۃ، ج ۹، ص ۱۳۵، حدیث: ۲۵۸۰۔

جنتی نہروں کی تائید اس آیت مبارکہ سے ہوتی ہے:﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ (پ:۲۶، محمد: ۱۵) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''احوال اس جنّت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذّت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔''(1)

چار جنتی دریاؤں کی وجہ:

شارحین فرماتے ہیں ان چاروں دریاؤں کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ انسان جن مشروبات کو پسند کرتا ہے ان میں سے یہ چاروں مشروب سب سے افضل ہیں، پھر ان چاروں میں سب سے پہلے پانی والے دریا کو اس لیے ذکر کیا کہ اسی سے نفوس کی حیات باقی ہے، پھر شہد والے دریا کا اس لیے ذکر کیا کہ اس میں شفا اور نفع ہے، تیسرے نمبر پر دودھ والے دریا کو اس لیے ذکر کیا کہ یہ انسانی فطرت کے موافق مشروب ہے اور اس میں قوت وغذائیت ہے، پھر آخر میں شراب والے دریا کو اس لیے ذکر کیا کہ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہوجائے کہ یہ دنیا میں حرام تھی لیکن آخرت میں حرام نہیں ہے۔(2)



1 ......فیض القدیر، ج ۲، ص ۱۵۹، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۴۔

2 ......التیسیر للمناوی، حرف الھمزۃ، ج ۱، ص ۶۵۷، فیض القدیر، ج ۲، ص ۱۵۹۔

ہم رسول اللّٰہ کے جنت رسول اللّٰہ کی

عرشِ حق ہے مسند رفعت رسول اللّٰہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللّٰہ کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللّٰہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے **مُسْتَغْنِی** ہوا
ہے **خلیل اللّٰہ** کو حاجت رسول اللّٰہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللّٰہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللّٰہ کے جنت رسول اللّٰہ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللّٰہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللّٰہ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللّٰہ کی

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللّٰہ کی

(کلام اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن)